قطرہ افشانی میں بارش کے بندھا ہے تار آج
ہر شجر پہنے ہوئے ہے موتیوں کا ہار آج

سبزہ ہے مثل زمرد اور گل مانند لعل
صحن گلشن میں لگا ہے جوہری بازار آج

وہ شہ والا گہر کان سخا فیروز بخت
نذر کو جاتے ہیں جس کے مؤمنین دیں دار آج

سنگ نے پیدا کیا ہے رتبہء یاقوت ولعل
ہے مصفی مثل آئینہ درو دیوار آج

آیا ہے ہستی میں بہر زیب دامان وجود
وہ در یکتا ، وہ لعل معدن الانوار آج

سیم و زر یہاں تک لٹا تجھ پہ شہ ابرار آج
جو کہ تھے مفلس جہاں میں بن گئے زردار آج

اور جواہر بھی لٹا یہاں تک کہ زیر پا ہوئے
جائے کنکر لعل اور گوہر دم رفتار آج

خاک روبوں نے کئے ہیں کوچہ و بازار سے
مثل قاروں جمع زر کے تودہ و انبار آج

غیب دانی ایسی ہے تجھکو کہ جہ احوال کچھ
ہونے والا کل کو ہو اس کو کرے اظہار آج

جس نے چاہا کل محب کو تیرے پہنچاوے ضرر
ہو گیا تن اس کا سب مصروف صدآزار آج

ہے وہی خشتر جو دیوے تیری گرہ سال کی
سب محبوں کو مبارک باد اے سردار آج